THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3 No.4 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

سیرت طیبہ ﷺ کی تدریس، مقاصد اور طریقہ کار عصری تناظر میں

Teaching the Seerah of the Prophet (SAW): Objectives and Methodology in the Contemporary Context

Kausar Perveen
PhD Scholar, Department of Islamic Studies
Imperial College of Business Studies, Lahore

Dr. Muhammad Imtiaz Hussain
Assistant Professor, Department of Islamic Studies
Imperial College of Business Studies, Lahore

Abstract:
The teaching of *Seerah Tayyibah* (the life of Prophet Muhammad □) plays a vital role in shaping the moral, spiritual, and intellectual development of individuals in Islamic education. In the contemporary era, where societies face various moral, social, and ideological challenges, the effective teaching of the Prophet's biography has become increasingly significant. This study highlights the objectives and teaching methodologies of Seerah in the modern context, emphasizing that its instruction should go beyond the mere narration of historical events and focus on character building, ethical guidance, and practical application in daily life. By adopting modern pedagogical approaches such as critical discussion, research-based learning, and contextual analysis, educators can make the teachings of Seerah more relevant and impactful for students. Thus, integrating traditional knowledge with contemporary teaching methods can enhance the understanding and practical implementation of the Prophet's exemplary life in today's world.

Keywords: Teaching; Seerah; Objectives; Methodology; Contemporary

سیرتِ طیبہ ﷺ اسلامی تعلیمات کا عملی نمونہ اور مسلمانوں کی انفرادی و اجتماعی زندگی کے لیے کامل رہنمائی کا سرچشمہ ہے۔ حضور اکرم ﷺ کی حیاتِ مبارکہ نہ صرف دینی تعلیمات کو سمجھنے میں مدد دیتی ہے بلکہ اخلاقی، سماجی اور فکری تربیت کا بھی ایک جامع نظام فراہم کرتی ہے۔ موجودہ دور میں جب معاشرہ فکری انتشار، اخلاقی زوال اور تہذیبی چیلنجز کا سامنا کر رہا ہے، سیرتِ نبوی ﷺ کی تدریس کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ سیرتِ طیبہ ﷺ کو عصری تقاضوں کے مطابق ایسے مؤثر انداز میں پڑھایا جائے کہ طلبہ نہ صرف اس کے تاریخی پہلوؤں سے واقف ہوں بلکہ اس کی عملی تعلیمات کو اپنی زندگی میں نافذ بھی کر سکیں۔

بنیادی سوال:

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3 No.4 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

سیرتِ طیبہ ﷺ کی تدریس کو عصری تقاضوں کے مطابق مؤثر بنانے کے لیے اس کے مقاصد اور طریقہ کار کو کس طرح مرتب کیا جا سکتا ہے؟

طلبہ و طالبات کو سیرت طیبہ پہلی کلاس سے لے کر بی ایس، ایم اے، ایم فل، پی ایچ ڈی اور تخصص تک پڑھائی جاتی ہے۔ اس کی اہمیت نصابی اور غیر نصابی کتب میں مطالعہ قرآن اور مطالعہ حدیث کے بعد ہے، لیکن اپنے واقعاتی اسلوب کی وجہ سے سیرت کی تدریس بہت دلچسپی کی حامل ہوتی ہے۔

مقاصد تدریس

سیرت کی تدریس کا بنیادی مقصد نبی اکرم ﷺ کی صداقت پر ایمان اور آپ کی محبت کا فروغ ہے۔ اسوۂ نبوی کا شوق پیدا کرنا اس کا لازمی نتیجہ ہے۔ سیرت طیبہ کی تدریس کا ایک وسیع تر مقصد یہ ہے کہ نبوی زندگی کے مذہبی و سماجی اور سیاسی و تمدنی کارناموں سے واقفیت پیدا ہو۔ اسلامی مذہب، تہذیب و تاریخ کا دیگر مذاہب و تہذیبوں سے تقابل ہو۔ سیرت کی روشنی میں علمی و عملی، سماجی و سیاسی اور تربیتی و دعوتی مسائل کا حل تلاش کیا جائے۔[1]

مطالعۂ سیرتِ نبوی ﷺ کے تدریسی مقاصد

1. **Prophet Muhammad کی مبارک زندگی کو سمجھنا،** طلبہ کو نبی کریم ﷺ کی حیاتِ طیبہ، عادات، اخلاق اور طرزِ زندگی سے آگاہ کرنا۔
2. **اخلاقی تربیت حاصل کرنا،** سیرت کے ذریعے سچائی، امانت، صبر، عدل اور رحم جیسی اعلیٰ اخلاقی صفات پیدا کرنا۔
3. **اسلامی تعلیمات کو عملی طور پر سمجھنا،** یہ جاننا کہ اسلام کی تعلیمات کو عملی زندگی میں کس طرح نافذ کیا گیا۔
4. **عشقِ رسول ﷺ اور احترام پیدا کرنا،** طلبہ کے دلوں میں نبی کریم ﷺ کی محبت اور عقیدت کو مضبوط کرنا۔
5. **اسلامی معاشرے کی بنیادوں کو سمجھنا،** یہ سیکھنا کہ نبی کریم ﷺ نے کس طرح ایک مثالی اسلامی معاشرہ قائم کیا۔
6. **صبر اور استقامت کی تعلیم حاصل کرنا،** مشکلات اور آزمائشوں میں ثابت قدم رہنے کا سبق حاصل کرنا۔
7. **دعوت و تبلیغ کے طریقے سیکھنا،** اسلام کی دعوت دینے کے حکیمانہ اور پرامن طریقے جاننا۔
8. **تاریخی شعور پیدا کرنا،** ابتدائی اسلامی تاریخ اور اہم واقعات سے آگاہی حاصل کرنا۔
9. **عملی نمونہ فراہم کرنا،** زندگی کے ہر شعبے میں نبی کریم ﷺ کی سیرت کو بطور نمونہ اپنانا۔

[1] پروفیسر خلیل الرب، تاریخ کا مطالعہ کیسے کیا جائے اور طلبہ کو کیسے کروایا جائے۔ دار الشعور لاہور، ۲۰۱۲ء، ص ۸۷

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

Vol.3 No.4 2026

10. **اسلامی اقدار کے مطابق شخصیت سازی**

یعنی طلبہ کی شخصیت کو اسلامی اصولوں کے مطابق مضبوط اور متوازن بنانا۔[1]

اصول تدریس

سیرت کی تدریس کے عام اصول یہ ہیں کہ طلبہ کی استعداد، مدراج اور دلچسپی کا خیال رکھا جائے۔ سیرت کے مطالعہ سے طلبہ کی ذہنی و عملی نشو و نما ممکن ہو۔ طلبہ سیرت کا دیگر اسلامی علوم سے موازنہ و تقابل بھی کر سکیں اور نبوی دور اور عصری دور کا فرق جان سکیں۔ لازم ہے کہ سیرت کے واقعات کا مواد صحیح اور مستند ہو۔ سیرت کی تدریس کے خاص اصول یہ ہیں کہ زمانی سیرت (Chronological Serah) اور موضوعاتی سیرت (Topical Serah) دونوں کی اہمیت واضح کی جائے۔ محلہ، شہر، ملک اور دنیا کے تناظر میں اپنے حالات کا عہد نبوی ﷺ سے موازنہ کیا جائے۔ تاریخ و سیرت کے مباحث و عنوانات کا باہم ربط مضبوط اور منطقی ہو۔[2]

مطالعہ سیرتِ نبوی ﷺ کے اصول تدریس کا اطلاقی جائزہ

1. **عملی نمونہ پیش کرنا**، تدریسِ سیرت میں استاد کو چاہیے کہ وہ Prophet Muhammad کی سیرت کے واقعات کو اس انداز میں بیان کرے کہ طلبہ انہیں اپنی روزمرہ زندگی میں عملی نمونے کے طور پر اپنانے کے قابل ہو جائیں۔
2. **واقعات کو موجودہ زندگی سے جوڑنا**، سیرت کے واقعات جیسے صبر، برداشت اور عدل کو موجودہ معاشرتی مسائل کے ساتھ جوڑ کر سمجھایا جائے تاکہ طلبہ کو ان کی عملی اہمیت واضح ہو۔
3. **اخلاقی تربیت پر زور دینا**، تدریس کے دوران سیرت کے اخلاقی پہلوؤں (سچائی، امانت، رحم دلی) کو نمایاں کیا جائے تاکہ طلبہ کی اخلاقی شخصیت کی تعمیر ہو سکے۔
4. **دلچسپ اور مؤثر تدریسی طریقے استعمال کرنا**، کہانی، سوال و جواب، مباحثہ اور مثالوں کے ذریعے سیرت کے اسباق کو آسان اور دلچسپ بنایا جائے تاکہ طلبہ کی دلچسپی برقرار رہے۔[3]
5. **تاریخی واقعات کی درست تفہیم**، سیرت کے واقعات کو مستند اور ترتیب وار انداز میں بیان کیا جائے تاکہ طلبہ کو ابتدائی اسلامی تاریخ اور اس کے پس منظر کی صحیح سمجھ حاصل ہو۔

تدریس کا طریقہ کار

---

[1] پروفیسر رب نواز، آنحضور ﷺ کی تعلیمی جدوجہد، ادارہ تعلیمی تحقیق مزنگ لاہور، ۲۰۱۶ء، ص ۵۷

[2] محمد اکرام قریشی، تاریخ اور اس کی تدریس، مجید بک ڈپو لاہور، ۱۹۸۷ء، ص ۹۶

[3] – ڈاکٹر عبد الغفار، پاکستانی یونیورسٹیز میں مسانیدِ سیرت کا قیام، اغراض و مقاصد و لائحہ عمل، سیرتِ رحمۃ للعالمین چیئر، یونیورسٹی آف اوکاڑہ، ۲۰۲۴، ص ۲۴

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

زمانی سیرت کی تدریس کے کچھ اہم طریقے یہ ہیں:

۱۔ قصہ گوئی کا طریقہ: اس طریقے میں پرائمری سطح کے بچوں کو کہانی کی شکل میں سیرت سنائی جاتی ہے۔ موقع بموقع مکالمہ اور سوال و جواب بھی کیا جاتا ہے۔

۲۔ بیانیہ طریقہ: اس طریقے میں علمی پہلو کچھ طاقتور ہوتا ہے، لیکن آسانی اور دلچسپی کو بھی ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ یہ طریقہ مڈل وہائی کلاس کے طلبہ کے لیے ہوتا ہے۔

۳۔ لیکچر و محاضرہ: یہ طریقہ انٹر یا اس کے برابر کی سطح کے سامعین کے لیے ہوتا ہے۔ ضرورت کے تحت بلیک بورڈ، پروجیکٹر، آوٹ لائن وغیرہ کا استعمال کیا جاتا ہے۔

۴۔ درسی کتب کا طریقہ: طلبہ کو کوئی کتاب سبقاً سبقاً پڑھائی جاتی ہے۔

۵۔ خود اظہاری کا طریقہ: اس طریقے میں طلبہ کسی مخصوص موضوع پر خود تیاری کر کے آتے ہیں اور استاد کی موجودگی میں سیرت کے تفویض کردہ عنوان پر اظہار خیال کرتے ہیں۔

۶۔ بحث ومباحثہ ومذاکرہ کا طریقہ۔

۷۔ ماخذی طریقہ: کسی واقعہ یا بیان کے اولین مآخذ کو تلاش کیا جاتا ہے۔ شواہد، آثار، روایات، اتصال اور سلسلہ سند وغیرہ کو دیکھا بھالا جاتا ہے۔

۸۔ علمی طریقہ: اس طریقے میں سیرت کے واقعات کے عوامل، اسباب وعلل اور نتائج وثمرات پر سیر حاصل بحث کی جاتی ہے۔

۹۔ پروجیکٹ / تفویض کار کا طریقہ: طلبہ کے ذمے سیرت کے حوالے سے کوئی کام سے لگانا تفویض کار کا طریقہ ہے۔ یہ علمی بھی ہو سکتا ہے اور عملی بھی علمی تفویض کار میں کسی مخصوص عنوان پر تحقیقی مواد تلاش کر کے مضمون یا مقالہ تیار کیا جاتا ہے، جبکہ عملی تفویض کار میں تاریخی آثار وباقیات، نقشوں، ماڈلوں، چارٹوں، تصاویر اور میوزیم وغیرہ کے ذریعے معلومات اخذ کی جاتی ہیں۔ اس ضمن میں مکہ ومدینہ کے اہم مقامات کی عملی سیر بھی ممکن ہے اور آڈیو، وڈیو کے ذریعے بھی فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

۱۰۔ سیرت لیب کا استعمال۔[1]

معلمین سیرت کے لیے اصول ومعیارات

[1] محمد بن صامل السلمی، منہج کتابۃ التاریخ الاسلامی، دار ابن الجوزی ریاض، ۲۰۰۸ء، ص ۷۷

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

Vol.3 No.4 2026

سیرت کے استاذ کے لیے ضروری ہے کہ وہ علمی سطح پر مضبوط ہو، یعنی ہے وہ سیرت اور عام تاریخ کا فرق بھی جانتا ہو اور سیرت و حدیث کا فرق بھی جانتا ہو۔ وہ روایات سیرت کی درجہ بندی کر سکے۔ وہ واقعات کی تعبیر کے مختلف مکاتب فکر سے آگاہ ہو اور سیرت کی صحیح تعبیر و تشریح کر سکے۔ وہ مصادر سیرت کی اصولی درجہ بندی سے واقف ہو۔

سیرت کا استاذ علم کے ساتھ ساتھ بہترین اخلاقی محاسن سے مزین ہو، یعنی وہ صحیح حقائق کو بغیر کسی تعصب کے طلبہ تک منتقل کر سکے۔ وہ محض سیرت کا استاذ نہ ہو بلکہ نبوی صداقت پر مکمل ایمان رکھتا ہو، آپ کے اسوہ کی جھلک اس کی زندگی و کردار پر نمایاں نظر آئے۔ وہ سیرت کی روشنی میں غلبہ دین کے لیے یقین رکھتا ہو۔ وہ واقعات کے اسباب و علل اور نتائج و عواقب کا صحیح تجزیہ کر سکے۔[1]

تدریس سیرت کے جدید وسائل

تدریس سیرت کے جدید وسائل میں کمرۂ سیرت یا سیرت لیب کا اہتمام ہے۔ اس کمرے میں سیرت کی ٹائم لائن دیواروں پر نمایاں طور پر چسپاں ہو۔ سیرت سے متعلق جداول، شجرات، گراف، نقشہ، تصاویر آویزاں ہوں۔ زمانی سیرت کے ساتھ ساتھ آپ میں قیام کی جامعیت کبری کو بھی موضوعاتی چارٹوں سے سمجھایا جائے۔ سیرت پر اہم دلچسپ اور رجحان ساز کتب پر مشتمل لائبریری طلبہ کی دسترس میں ہو اور استاذ اُن کا بھر پور تعارف کرائے۔[2]

بالو کے ٹرے کے ذریعے غزوات کے میدان کے ماڈل تیار کیے جاسکتے ہیں۔ اس طرح مسجد نبوی، حجرات مبارکہ اور مدینہ شریف کا ماڈل تیار ہو سکتا ہے۔ یہ ماڈل سعودی حکومت نے تیار کر کے مسجد نبوی کے ارد گرد موجود عجائب گھروں میں بھی رکھے جو زائرین کے لیے بہت مفید ہیں۔ نبوی دور کے تہذیب و تمدن کو سمعی و بصری پروجیکٹر اور موویز کے ذریعے بھی ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔ سیرت کے حوالے سے بلیٹن بورڈ پر سیرت سے متعلق اہم خبریں آویزاں ہوں۔

خلاصہ بحث

بحث کے نتیجے میں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ سیرتِ طیبہ ﷺ کی تدریس کا بنیادی مقصد محض واقعاتِ سیرت بیان کرنا نہیں بلکہ طلبہ کی شخصیت سازی، اخلاقی تربیت اور عملی زندگی میں اسلامی اقدار کو فروغ دینا ہے۔ عصری دور میں سیرت کی تعلیم کو جدید تعلیمی طریقوں، تحقیقی انداز اور عملی مثالوں کے ذریعے پیش کرنے کی ضرورت ہے تاکہ طلبہ اس سے حقیقی رہنمائی حاصل کر سکیں۔ اگر سیرتِ نبوی ﷺ کو محض نظری یا تاریخی مضمون کے طور پر پڑھایا جائے تو اس کے اصل مقاصد حاصل نہیں ہو سکتے، لہٰذا اس کی تدریس کو زندگی کے عملی مسائل سے جوڑنا ناگزیر ہے۔

[1] محمد قطب، جاہلی تعلیمی اداروں میں سیرت اور تاریخ اسلام کا مضمون، ایقاظ جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰، ص:۱۰۸

[2] تدوین سیرت، ڈاکٹر عبدالغفار، سیرت رحمۃ للعالمین ﷺ چیئر، یونیورسٹی آف اوکاڑہ، ۲۰۲۳ء، ص ۱۶۷

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3 No.4 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

سفارشات

1. تعلیمی اداروں میں سیرتِ طیبہ ﷺ کی تدریس کو محض تاریخی واقعات تک محدود رکھنے کے بجائے اس کے عملی اور اخلاقی پہلوؤں پر زیادہ توجہ دی جائے۔
2. جدید تدریسی طریقوں جیسے مباحثہ، پریزنٹیشن، کیس اسٹڈی اور تحقیقاتی سرگرمیوں کو سیرت کی تعلیم میں شامل کیا جائے۔
3. طلبہ کو سیرتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں موجودہ معاشرتی مسائل کے حل پر غور کرنے کی ترغیب دی جائے۔
4. اساتذہ کی تربیت کا خصوصی اہتمام کیا جائے تاکہ وہ سیرت کے پیغام کو مؤثر اور عصری انداز میں منتقل کر سکیں۔
5. نصاب میں ایسی کتب اور مواد شامل کیا جائے جو سیرتِ نبوی ﷺ کو جدید فکری و سماجی تناظر میں واضح کرتے ہوں۔